ادارہ صراط مستقیم پاکستان کے زیر اہتمام اٹھارہویں سالانہ فہم دین کورس میں

یوم آزادی کے موقع پر **اہم لیکچر**

پاکستان

کا معنیٰ و مفہوم

مولانا مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

صراط مستقیم پبلیکیشنز کیسٹ اینڈ سی ڈی سنٹر

5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

042-37115771-2, 0321-9407699

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادارہ صراط مستقیم پاکستان کے زیر اہتمام اٹھارہویں سالانہ فہم دین کورس میں

یوم آزادی کے موقع پر **اہم لیکچر**

پاکستان

کا معنیٰ و مفہوم

مولانا مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

صراط مستقیم پبلیکیشنز، کیسٹ اینڈ سی ڈی سنٹر

5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

042-37115771-2, 0321-9407699

نام کتاب :

افادات : ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ العالی

مرتب : مولانا عبدالکریم صاحب جلالی (فاضل جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام داروغہ والا لاہور)

پروف ریڈنگ : محمد زبیر احمد نقشبندی جلالی (فاضل جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام داروغہ والا لاہور)

باہتمام : شیخ محمد سرور اویسی، محمد آصف علی جلالی

تعداد : 4000

صفحات : 56

ہدیہ : 40 روپے

ملنے کے پتے

جلالیہ صراط مستقیم گجرات/ نظامیہ کتاب گھر اُردو بازار لاہور/ رضا بک شاپ گجرات

مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ/ مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دار السلام سرکلر روڈ گوجرانوالہ

مکتبہ فیضانِ مدینہ سرائے عالمگیر، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر/ مکتبہ فیضانِ اولیاء کاموںکی

مکتبہ فیضان مدینہ گکھڑ/ مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں/ کرمانوالہ بک شاپ اُردو بازار لاہور

احمد بک کارپوریشن راولپنڈی/ مکتبہ ضیائیہ اقبال روڈ راولپنڈی

صراط مستقیم پبلی کیشنز گوجرانوالہ/ مکتبہ مہریہ کاظمیہ جامعہ انوار العلوم نیو ملتان

مکتبہ صابریہ لاہور/ اویسی بک سٹال گوجرانوالہ

فہرست

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ
وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا
بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِيْمُ
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ٥
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَاسَيِّدِیْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مملکت پاک جو کہ ہے ارض عشق رسول ﷺ
اس میں یارب ہو شریعت کے اجالوں کا نزول
مستقل اس میں رہے حُبّ نبی ﷺ کا موسم
زیست کی شاخوں پہ لہلہاتے رہیں امن کے پھول
عدل و انصاف سے مرتب ہو نظام ہستی
پیروی ختم رسل کی ہو ہمارا معمول

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کی حمد وثناء اور حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے دربار گوہر بار میں ھدیہ درود وسلام عرض کرنے کے بعد

وارثان منبر ومحراب ارباب فکر ودانش
نہایت ہی معزز ومحتشم حضرات وسامعین

رب ذوالجلال کے فضل اور اسکی توفیق رفیق سے ادارہ صراط مستقیم پاکستان کے زیر اہتمام اٹھارویں سالانہ فہم دین کورس کے اہم لیکچر میں شرکت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ آج ہماری گفتگو کا موضوع ہے۔

"پاکستان کا معنیٰ ومفہوم"

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وسنت کا فہم عطا فرمائے اور اسکے ابلاغ وتبلیغ اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے ملک پاکستان کو سلامت تا قیامت رکھے اور رب ذوالجلال ہمیں پاکستان کو اسلامی نظام کے مطابق آگے پروان چڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

14 اگست یوم آزادی کے طور پہ منایا جاتا ہے۔اسی مناسبت سے ہم نے فہم دین کورس میں لفظ پاکستان کو اپنا موضوع بنایا ہے۔

﴿اسلام ایک جامع دین﴾

اللہ تعالیٰ کی برصغیر کے مسلمانوں پر خصوصی رحمت ہے کہ اسلام کے ریاستی امور کے لحاظ سے برصغیر کے مسلمانوں نے Practicaly پریکٹیکلی جو کردار ادا کیا وہ تاریخ اسلام کا ایک روشن باب ہے۔

چونکہ اسلام ایک ایسا دین ہے جس میں نظریے کے ساتھ ساتھ عمل اور معاملات کا پیغام بھی دیا جاتا ہے۔اسواسطے یہ فضائی یا خلائی فلسفہ نہیں ہے بلکہ پہلے دن سے اسکا تعلق زمین کے ساتھ ہے اور زمین پر حکومت اور راج کے لحاظ سے اسلام نے اپنا لوہا منوایا ہے۔

یہی وجہ تھی کہ رسول اکرم ﷺ نے مدینہ شریف میں باقاعدہ State کی بنیاد رکھی، سلطنت بنی اور امور سلطنت کو نبھانے کا لائحہ عمل رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کو عطا کیا اور واضح لفظوں میں آپ نے شرق و غرب اور شمال و جنوب کے لوگوں کو قیامت تک تمام انسانوں کو اور ہر سوسائٹی کو یہ پیغام دیا وہ الفاظ بخاری شریف میں موجود ہیں۔

﴿ساری زمین پہ اسلام کی حکمرانی﴾

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

وَاعْلَمُوا اَنَّمَا الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

﴿صحیح بخاری کتاب الجزیہ باب اِخْرَاجِ الْیَهُوْدِ مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ حدیث نمبر ۳۲۳۸﴾

جان لو زمین اللہ تعالیٰ کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے دین کیلئے پوری زمین کو دائرہ کار قرار دیا اور کہا کہ زمین کسی اور کی نہیں بلکہ زمین رب کی ہے اور رب کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہے۔

یہاں تک کہ وہ یہودی جو مدینہ شریف کے قرب و جوار میں تھے اُن پر بھی اس بات کو واضح کیا کہ تم اس زمین کے مالک نہیں ہو، تم بحیثیت کاشتکار یہاں پر موجود ہو۔ ہم جب تک چاہیں گے تمہیں رہنے دیں گے پھر تم کو نکال دیں گے اسواسطے کہ یہ زمین رب کی ہے اور رب کے رسول ﷺ کی ہے۔

بادشاہوں کے نام خطوط میں بھی نبی اکرم ﷺ نے اس حقیقت کو High Light کیا اور اُن میں سے کسی کے نام کے ساتھ لفظ ملک نہیں لکھا جو کہ وہ لکھوایا کرتے تھے چونکہ ملک کا تعلق حکمرانی کے ساتھ ہے زمین پر راج اور Control کے لحاظ سے ہے۔ رسول اکرم ﷺ پرانے نظام کو ختم کرنے آئے تھے اور آپ نے فرمایا کہ ہم ان میں سے کسی کو ملک تسلیم نہیں کرتے زمین رب کی ہے اور رب کے محبوب ﷺ کی ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات کے لئے نظام کی ضرورت﴾

شروع سے اسلامی تعلیمات کیلئے اقتدار، نظام اور حکومت کو پیش نظر رکھا گیا۔

کیونکہ یہ تعلیمات ایسی ہیں کہ ان میں نظام کی ضرورت ہے، ان میں حکومت کی ضرورت ہے اس کے بغیر یہ نافذ نہیں ہو سکتی اور یہ پہلے دن سے باطل کیلئے اسلام کی کاری ضرب ہے کہ جس سے باطل کی چیخیں نکلی ہیں کہ یہ اسلام محض مسجد کا دین نہیں بلکہ یہ بازار کا بھی دین ہے یہ کھیت کھلیان اور پوری کائنات میں ہر طرف اپنا نظام لیکر آیا ہے۔

اسی بنیاد پر ابوجہل اس وقت تک اتنا سیخ پا نہ ہوا جب تک مسجد کے سجدوں کی بات ہوتی تھی لیکن جب مدینہ شریف میں نظام کی بات ہونے لگی اور مدینہ شریف اپنا نے پورا شرعی نظام لانچ کر دیا اور State بنالی اور سارے امور واضح کر دیئے تو اس وقت ابوجہل کی Compeny کیلئے یہ بات برداشت سے باہر ہونے لگی کہ ہم سمجھتے تھے کہ یہ صرف مسجد والے ہیں لیکن اب تو بازار میں بھی فیصلہ ان کا چلے گا، ہر طرف راج ان کا ہوگا، سارے فیصلے اور قیادت اُنکی ہوگی۔

﴿ابوجہل کی اسلام دشمنی﴾

اسواسطے انہوں نے اپنی ذات کیلئے اسلام کو خطرہ سمجھتے ہوئے، اپنے نظام اور راج کیلئے اسلام کو خطرہ سمجھتے ہوئے (معاذ اللہ) جنگ وجدل کا راستہ اختیار کیا بالآخر وہ لڑتے لڑتے مر گئے لیکن اسلام نے اپنا لوہا منوایا جس طرح کل ابوجہل بتوں کے سجدے بند ہو جانے کے بعد اسے اتنی تکلیف نہ ہوئی جتنی اسے اپنی انانیت پر ضرب لگنے پر تکلیف ہوئی جب مکہ شریف میں لوگ کلمہ پڑھتے چلے گئے اور رب کو سجدے شروع ہو گئے اور بتوں کو سجدے بند ہونے لگے تو ابوجہل اسکو برداشت کرتا رہا بتوں

کے ساتھ پیار بڑا تھا، مگر بتوں سے بڑھ کے اپنی انانیت سے پیار تھا۔ جس وقت اس کے مقابلے میں نظام آیا ہے۔ اسکی وہ سوچ کہ یہ صرف مسجد تک رہیں گے ختم ہوئی اسے پتہ چلا کہ ان کا ہر مقام پہ اپنا نظام ہے اب وہ اپنی چودھراہٹ بچانے کیلئے اس نے پوری فوج تیار کی اور لوگوں کو اکٹھا کیا اور بدر کی طرف سفر شروع کر دیا اور یہ ارادہ کیا ہوا تھا کہ ہم ان کو جا کر ختم کریں گے ورنہ جس طرح یہ بڑھ رہے ہیں ان کا نظام مکہ شریف میں بھی داخل ہو جائے گا۔

وہ بدر کی طرف اپنا نظام اور اپنی چودھراہٹ بچانے کیلئے نکلے کہ اسلام اب اپنے نظام کو زیادہ توجہ سے آگے بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ جب وہ لوگ اسلام سے ٹکرائے تو اسلام نے انھیں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔

﴿ابوجہل اور امریکہ کا مزاج﴾

آج بھی امریکہ کا جو مزاج ہے یہ ابوجہل کی طبیعت کے مطابق ہے جسے کل ابوجہل کو اسلام کے نظام سے چڑ تھی کہ سجدے تو کر لیں مگر چودھراہٹ میری ہو۔ اسی طرح آج امریکہ کو بھی اسلام کے نظام سے زیادہ چڑ ہے۔ اگر وہ چاہیں تو White House میں افطاری کا بندوبست کر دیں، اذان بھی ہو جائے اگرچہ یہ چیزیں اسے پسند نہیں ہیں لیکن وہ انھیں برداشت کرتا ہے لیکن اگر اسلام کا نظام اسکے خلاف ہو یہ اسکو برداشت نہیں ہوتا اور دن رات New World order لیکر مسلم امہ کو پیس دینا چاہتا ہے۔

﴿اسلام کا راج﴾

آج ہم قرآن وسنت کی اس آواز کو اس تاریخی دن کے ساتھ واضح کر رہے ہیں کہ یہ ہماری روح کا حصہ ہے یہ قرآن وسنت کی تعلیمات کا مزاج ہے کہ اسلام صرف مسجد کیلئے نہیں بلکہ اسلام پوری دنیا کیلئے ہے، اسلام پوری مملکت اور پورے دیس کیلئے ہے، اسلام پوری کائنات کیلئے اور جب سے یہ اسلام آیا ہے تو اسکے بارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى

﴿صحیح بخاری، کتاب الجنائز باب إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ﴾

اسلام دبنے کیلئے نہیں بلکہ دبانے کیلئے آیا ہے۔

اسواسطے یہ اپنا مستقل دین اور نظام رکھتا ہے اسکے مقابلے میں کسی کا کوئی Order نہیں ہے اسواسطے امریکی New world order کے مقابلے میں جو قرآن کا Order ہے۔اسے High Light کرنا اس وقت کی بہت بڑی اذان ہے جس اذان کے مقابلے میں ہمیں کئی مصیبتوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ ہمارا دین پورا ہے لہٰذا اسکی تبلیغ بھی پوری ہے اس پوری تبلیغ کے لحاظ سے ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم اسلام کے ریاستی امور اور نظام سلطنت، امور حکومت کے لحاظ سے جو اسلام نے ہماری رہنمائی کی اور باطل نظاموں کے خلاف اپنا راست اقدام کیا اسکے پیش نظر آج ان چیزوں کی ضرورت ہے۔

اور بالخصوص پاکستان کا مسلمان، برصغیر کا مسلمان، اس نے تو اپنی کئی صدیوں

تک فلسفے آگے پہنچائے ہیں، عقوبتیں برداشت کی ہیں شہادتیں ہوئی ہیں، لوگ جیلوں میں گئے ہیں، تقریباً تین صدیوں کا جہد مسلسل تھا جس کے بعد 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرض وجود میں آیا اور ہمارے اسلاف کی قربانیاں رنگ لائیں۔

﴿پاکستان مدینہ شریف کا عکس جمیل﴾

اسکے پس منظر میں جو صدیوں کی محنت تھی، جو صدیوں کا جہاد تھا اور صدیوں کی جدو جہد تھی وہ ہمارے صوفیوں نے، ہمارے ولیوں نے، ہمارے علماء و مشائخ نے اسکو عبادت سمجھ کر اس میں حصہ لیا، عبادت سمجھ کر دن رات کام کرتے رہے۔ ہمارے تہجد گزار اللہ تعالیٰ کے ولیوں نے عبادت سمجھ کر اس عظیم تحریک کے جلسے کیے اور اسکے جلوسوں میں شامل ہوئے اور برصغیر کے چپے چپے کو بیدار کیا جس کے نتیجے میں یہ ملک بنا جسے ہم مدینہ شریف کے بعد مدینہ شریف کا عکسِ جمیل کہہ سکتے ہیں کہ جو نظریہ مدینہ شریف کی State کا تھا اُس نظریے پہ جو ملک بنا وہ پاکستان ہے۔ اور کتنے عظیم لوگ ہیں وہ جنہوں نے اس فلسفے کو سیراب کرنے کیلئے اپنا خون دیا جو فلسفہ فاران کی چوٹی پہ کھڑے ہو کر ہمارے نبی ﷺ نے عطا فرمایا تھا۔

﴿بدر و حنین میں دو نظریوں کی جنگ﴾

وہ فلسفہ جو بدر و حنین میں کار فرما تھا اُس میں وہ فلسفہ کیا تھا۔

اُس میں دو رنگوں کی لڑائی نہیں تھی، دو نسلوں کی لڑائی نہیں تھی اور دو جغرافیے نہیں ٹکرائے تھے بلکہ جغرافیہ بھی ایک تھا، رنگ بھی ایک تھا، نسل بھی ایک تھی، زبان بھی ایک تھی لیکن پھر بھی انکی آپس میں جنگ کیوں ہوگئی کہ ان کا نظریہ ایک نہیں تھا، نظریے

دو تھے، بدر میں دو نظریوں کی لڑائی تھی، دو نظریوں کی جنگ ہوگئی تھی۔

جو دو نظریے بدر میں ٹکرائے تھے اس نظریے کو برصغیر میں ہمارے اسلاف نے آگے پہنچایا اور یہ بتایا کہ ہندو اور ہے جبکہ مسلمان اور ہے ہم یہاں پر مشترکہ زمین میں رہتے ہوئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہندو اور مسلمان ایک ہوگئے ہیں چونکہ زمین ایک ہے ایسا نہیں ہوسکتا۔

دو قومی نظریہ اور ہمارے اسلاف

یہ ہمارے اسلاف کی کوششیں ہیں کہ جنہوں نے برصغیر کی کھیتی میں مدینہ شریف سے نظریے کا بیج لا کے کاشت کیا اور فصل چودہ اگست کو پاکستان کی شکل میں تیار ہوگئی۔ یہ نظریہ جو کہ Imported نظریہ ہے حقیقت میں یہ پوری کائنات اور فطرت کا نظریہ ہے

☆ وہ نظریہ جو ابو جہل کے مقابلے میں رسول اکرم ﷺ نے پیش کیا وہی راجہ دھر کے مقابلے میں محمد بن قاسم نے پیش کیا۔

☆ وہی نظریہ اکبر کے مقابلے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے پیش کیا

☆ وہی نظریہ رائے راجو کے مقابلے میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ نے پیش کیا۔

وہی نظریہ رائے پتھورا کے مقابلے میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے پیش کیا۔

☆ وہی نظریہ حضرت بابا فرید رحمہ اللہ تعالیٰ کا نظریہ ہے اس نظریہ پر محنت کی گئی۔ اُس کو عبادت سمجھ کر اس کیلئے جہاد کیا گیا، جس کے نتیجے میں پاکستان جیسا ملک بنا۔

﴿پاکستان کا معنی و مفہوم بیان کرنے کی وجہ﴾

اسواسطے یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم لفظ پاکستان پر توجہ کریں اور اس کے تقاضے پورے کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ ایسا ملک نہیں ہے جو نسل کی بنیاد پر لیا گیا ہو، جو رنگ کی وجہ سے لیا گیا ہو، یا وہ جغرافیے کی وجہ سے ہو۔

یہ ایسا نہیں کہ مشرق والوں کا ملک ہے مغرب والوں کا یا شمال والوں کا یا جنوب والوں کا یا کالے رنگ والوں کا یا گورے رنگ والوں کا یا کسی خاص زبان والوں کا نہیں نہیں بلکہ یہ تو کلمہ والوں کا ملک ہے۔

اس بنیاد پر محنت کی گئی وہ نظام جو عرش سے اترا اور مدینہ شریف سے جسکا پیغام دیا گیا وہاں سے یہ سوغات ہمارے اسلاف یہاں پر لیکر آئے تو یہ آج صرف ہم ہی بیان کر سکتے ہیں اور کسی کو نہ یہ توفیق ہو سکتی ہے اور نہ ہی ان کی زباں، انکا دماغ، انکی طبیعت اجازت دے گی، کیونکہ سارے طبقے اس وقت دوسری بولی بول رہے تھے۔

☆ وحدت ہند، اکھنڈ بھارت ان کا نعرہ تھا۔

☆ سارے وحدت ہند کو لیلیٰ بنا کے اسکے مجنون بنے ہوئے تھے۔

☆ وہ گاندھی کے چرنوں میں چر رہے تھے۔

☆ وہ کعبہ کے مقابلے میں دہلی کے لال قلعے کی بات کرتے تھے۔

☆ وہ زمزم کے مقابلے میں گنگا اور جمنا کے پانی کا تقدس بیان کر رہے تھے۔

﴿ملت وطن سے نہیں نسبت مصطفے ﷺ سے بنتی ہے﴾

یہ ہمارے اسلاف تھے جنہوں نے کہا تھا کہ ملت وطن سے نہیں بنتی بلکہ ملت اللہ

تعالیٰ کے نبی ﷺ کی نسبت سے بننے والی ہے۔

برصغیر میں تحریک آزادی کو کچلنے کیلئے ابوالکلام آزاد جیسے لوگوں نے تقریریں کیں اور حسین احمد مدنی جیسے لوگوں نے تقریریں کیں کہ تقسیم کی کوئی ضرورت نہیں، ہمارا ملک ایک ہے، ہم سب ایک ہیں چونکہ ہمارا جغرافیہ ایک ہے اسواسطے ہندوستان کو جدا نہیں ہونا چاہیے وہ دلیلیں دے دے کر یہ باتیں سمجھا رہے تھے۔

﴿مسلم اور ہندو میں بنیادی فرق﴾

لیکن یہ ہمارے اسلاف ہیں جنہوں نے ان پر واضح کیا کہ وہ نظریہ جو رسول اکرم ﷺ نے ابوجہل کے مقابلے میں پیش کیا تھا اُس کے لحاظ سے ہمارا اور ہندو کا فرق ہے۔ایک زمین پہ رہنے کی وجہ سے ملت ایک نہیں بن گئی بلکہ ملتیں ہماری جدا جدا ہیں ان کا رہن سہن اور ہے، ہمارا رہن سہن اور ہے، ان کے نزدیک کتنی چیزیں حلال ہیں ہمارے نزدیک وہ چیزیں حرام ہیں، ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم ایک ہیں جب کہ یہ آراء اور ان کا آپس میں فرق ہے۔ہمارا سچا دین ہے اور وہ جھوٹے ہیں، انکی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

﴿آزادی پاکستان میں مسلمانوں کی قربانیاں﴾

اس بنیاد پر برصغیر کے طول و عرض کے اندر جو غیرت اسلام کا جھنڈا لیکر نکلی اس غیرت کو اہلسنت کی غیرت کہا جاتا ہے کہ جنہوں نے اس ماحول میں اپنے سینے تان کے ہندوؤں کے ستم بھی برداشت کیے، انگریزوں کے بھی ستم برداشت کیے اکے ایجنٹ انکی گود میں بیٹھ کر انکو بڑے بڑے لقب دے رہے تھے جبکہ ان کے ظلم و ستم

برداشت کر کے 10 لاکھ شہیدوں نے خون دیا تھا اور پھر 14 اگست کے دن پاکستان بنا تھا۔

وہ پچھلی صدیوں کا جہد مسلسل، وہ دو کروڑ مسلمانوں کا گھر چھوڑ جانا اسکے بعد جاکر ہمیں یہ ملک حاصل ہوا تھا یہ پلیٹ میں رکھ کر ہمیں کسی نے تحفہ نہیں دیا۔

اُن شہیدوں کی روحوں سے پوچھو جو فردوس کے بالاخانوں میں ہم سے سوال کرتی ہیں ہم نے کتنے مقدس نظام کے پیش نظر یہ ملک حاصل کیا۔

تم اس میں کن کن مقاصد کو لانچ کر رہے ہو انکی روحوں کو بھی افسوس ہوتا ہے۔

اسواسطے آج اگر لفظ پاکستان کو ہی ہم سوچیں تو ہمارے بہت سے لوگوں کی الجھنیں ختم ہو سکتی ہیں۔

﴿پاکستان سیکولر نہیں ایک دینی ریاست ہے﴾

آج بحثیں ہوتی ہیں کہ کیا پاکستان سیکولر ریاست ہے یا یہ دینی ریاست ہے اس پر لوگ آپس میں جھگڑا کرتے ہیں ٹیبل ٹاک میں چینلوں پر کئی امریکہ کے پالتو اور کئی نام نہاد فکری اوارہ گرد پاکستان کے سیکولر ریاست ہونے کی بات کرتے ہیں انھیں دس لاکھ شہیدوں کا خون نظر نہیں آیا اسکو لبرل، سیکولر ریاست کے طور پر ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جس میں مذہب اور دین ثانوی حیثیت میں ہے۔

State ہونا پہلے نمبر پر ہے جبکہ ہم اسکی پوری جدوجہد کو دیکھتے ہیں اور اسکی روح کو دیکھتے ہیں تو ہمیں ہر طرف یہ نظر آتی ہے کہ پاکستان کا لفظ ہی ہمیں بتا رہا ہے کہ یہ سیکولر نظام والی State نہیں یہ رب ذوالجلال کے نظام والی State ہے۔

﴿پاکستان کی طرف دو کروڑ مسلمانوں کی ہجرت﴾

اس سلسلہ میں رسول اکرم ﷺ نے جو وضاحتیں اس ملت کو عطا کیں اور پھر وہ ہم تک پہنچیں، میں دل سے برصغیر کے اسلامی مزاج کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ مکہ شریف سے مدینہ شریف کی طرف جو مسلمانوں نے ہجرت کی تھی اُس کے بعد اگر تاریخ اسلام میں دین کے نام پر گھر چھوڑنے کا جائزہ لیا جائے تو برصغیر کے مزاج کو سلام کرنا پڑے گا۔

کوئی دو، چار ہزار لوگوں نے نہیں بلکہ دو کروڑ انسانوں نے اپنے گھر چھوڑ دیئے اپنے دین کے نام پر، اپنے ایمان کیلئے، اپنے قرآن کیلئے، اپنے نظام کیلئے، اپنے رب سے پیار کیلئے، رسول اکرم ﷺ سے عشق کیلئے اپنے گھر چھوڑ دیئے دو کروڑ مسلمانوں کو کریڈٹ جاتا ہے، جنہوں نے محض نعرے ہی نہیں لگائے بلکہ عملاً ثابت کیا ہے کہ دیس دین کے تابع ہے دین کی خاطر ہر شی چھوڑی جاسکتی ہے۔ اتنے بڑے بڑے مراحل سے گزرنے کے بعد پاکستان معرض وجود میں آیا۔

﴿پاکستان خوبصورت اور مقدس لفظ﴾

کیا خوبصورت نام ہے اس ملک کا، کیا خوبصورت ترکیب ہے اس ملک کی تعبیر کیلئے، کسی علاقے کی تعبیر رنگ سے کی جارہی ہے، کسی کی نسل سے کی جارہی ہے کسی علاقے کو بیان کرنا ہو تو وہاں کے جغرافیے کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

پاکستان وہ مقدس لفظ ہے کہ یہ خیبر سے لیکر کراچی تک اس ایریا کو اگر بیان کرنا ہو تو رنگ کا لفظ نہیں بولا جاتا، نسل کا لفظ نہیں بولا جاتا، جغرافیے کا لفظ نہیں بولا جاتا بلکہ

جنت کا مقدس لفظ بولا جاتا ہے۔

پاکستان، پاک لوگوں کے رہنے کی جگہ، 14 اگست وہ مقدس دن ہے کہ جس دن رب ذوالجلال نے پاک لوگوں کو پاک نظام کے زیر سایہ رہنے کیلئے پاک جگہ عطا فرمائی ہے۔

﴿پاکستان تمام ملکوں میں ایک منفرد نام﴾

پاکستان پوری کائنات کے ممالک کے ناموں میں سے منفرد نام ہے۔ یہ کلمہ کی خیرات، یہ گنبد خضراء کی ہریالی کا عکس جمیل، یہ سید عالم ﷺ کی جدوجہد جو طائف کے بازار میں بھی پتھر کھا کے سرکار ﷺ نے دین پہنچایا تھا، اُسی جدوجہد کا ایک مسکراتا ہوا پھول پاکستان ہے لہٰذا ہم منبر ومحراب پر جس وقت لفظ پاکستان بول کے ذکر کرتے ہیں یا ہم فہم دین میں پاکستان کے لفظ پر بحث کرتے ہیں تو ہم وہ پرانی داستان لوگوں کو یاد کرانا چاہتے ہیں کہ اوروں کے ملک اور ہیں ہمارا ملک اور ہے اوروں کے ملکوں کے پیچھے فلسفے اور ہیں ہمارے ملک کا نام قرآن سے ماخوذ ہے یہ ایمان کی علامت ہے۔

﴿پاکستان سے محبت و پیار کی وجہ﴾

اسواسطے یہ دین سے جدا نہیں، یہ ایمان سے جدا نہیں، ہم پاکستان سے پیار صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ ہمارا مادر وطن ہے۔ یا ہم پیدا اس میں ہوئے یا ہم اسمیں رہتے ہیں اس میں لوگوں کی محبتوں کی وجوہات اور ہوتی ہیں کہ چونکہ میں فلاں بستی میں پیدا ہوا، میرا اس سے پیار ہے، فلاں علاقے میں میری رہائش ہے اس لئے

مجھے اس سے پیار ہے فلاں ملک میں میرا کاروبار ہے اس لئے میرا اس سے پیار ہے مگر رب کعبہ کی قسم ہمارے نزدیک پاکستان سے پیار کی یہ وجوہات ثانوی حیثیت رکھتی ہیں پہلی حیثیت یہ ہے کہ ہم پاکستان سے اس لئے پیار کرتے ہیں جو اذان ہمارے نبی ﷺ نے فاران کی چوٹی پہ دی تھی اس اذان کو سن کر جو نمازی مسجد میں داخل ہوئے اس اذان کو سن کر برصغیر کے مسلمانوں نے جو کردار ادا کیا اُس کردار کا نام پاکستان ہے۔

﴿پاکستان کی حفاظت اور عوام کی خیر خواہی عبادت﴾

اس لئے یہ ہمارے ایمان اور ہمارے دین کی تبلیغ کا حصہ ہے اور یہ اُس وقت سے ہمارے اسلاف نے واضح کر دیا کہ اس کیلئے کوشش عبادت ہوگی، اسکی حفاظت عبادت ہوگی اور اسکی عوام کی خیر خواہی عبادت ہوگی برصغیر کے مجاہدین نے، مشائخ نے، علماء نے جو محنتیں کیں وہ اس اعلیٰ مقصد کیلئے تھیں۔

﴿پاکستان کا مفہوم اور فرمان قائد﴾

بانی پاکستان نے بارہا اپنی تقریروں میں کہا جب اُن سے پوچھا جاتا تھا کہ تم ایک ماڈرن سوچ والے ہو، تم ملاؤں کے قبضے میں آگئے ہو، تم ان کی وکالت کرتے ہوئے پاکستان کے قیام کی بات کرتے ہو، تمہارے نعرے میں نہ جغرافیہ ہے نہ رنگ و نسل ہے، لیکن سوچ تمہاری پرانے لوگوں والی ہے۔

اور اس جدوجہد کے تم حامی بن گئے ہو، بارہا بانی پاکستان محمد علی جناح نے اس چیز کو واضح کیا کہ ہم اسلام کے بل بوتے پر آگے بڑھے ہیں اور پھر لڑتے لڑتے یا تو

ہمارا ملک ہمیں مل جائے گا یا لڑتے لڑتے شہید ہو جائیں گے۔

بانی پاکستان کہنے لگے کہ مجھ سے اگر کوئی پوچھتا ہے کہ پاکستان کا مطلب کیا ہے! تو میں اسے کہتا ہوں کہ ہم وہ زمین حاصل کرنا چاہتے ہیں جس میں قرآن وسنت کے قانون کے تجربے کیے جاسکیں یعنی اُس کو نافذ کیا جاسکے اور پھر اسکو پھیلایا جاسکے۔

﴿پاکستان سے حقیقی محبت کی علامتیں﴾

اس واسطے اسکی جدوجہد سے لیکر اس کے قیام تک اور اس کے قیام سے لیکر اسکی تکمیل تک، ہمیں اس نظریے کی ضرورت ہے کہ جس کے پیش نظر برصغیر کے مسلمانوں کو یہ خیال آگیا کہ انہوں نے ایک تاریخی کام شروع کر دیا اور پھر وہ کر گزرے۔

☆ آج اس کام کو برقرار رکھنا اُن ولیوں سے پیار کی علامت ہے۔

☆ آج اس پاکستان کو جلنے نہ دینا اس کو کھوکھلا نہ ہونے دینا یہ ولیوں سے پیار کا تقاضا ہے۔

☆ آج اس پاکستان کی راتوں کو جاگ کے اس کو ڈاکوؤں سے اور لٹیروں سے بچانا یہ اولیاء سے محبت کا تقاضا ہے۔

☆ اس واسطے تمام صدیوں کی محنت کا صلہ یہ ہے کہ یہ ملک محفوظ بھی رہے اور یہ جس مقصد کیلئے بنا تھا اُس کیلئے اسکو برقرار بھی رکھا جائے ہمارا چونکہ اولیاء کرام سے رابطہ ہے۔

☆ ہم ان کے بعد ان کی دی ہوئی وراثت کے وارث ہیں اور ان کی دی ہوئی فکر کے امین ہیں۔

﴿پاکستان دشمن عناصر کی سازشیں﴾

اس بنیاد پر اوروں کا نظریہ پاکستان کے بارے میں اور ہو سکتا ہے۔ ان کو اقتدار

کی ضرورت وہ اپنے عہدوں کی Demond کی خاطر پاکستان کا لفظ ہو سکتا ہے بولتے ہوں۔ لیکن ہمیں ہمارا ایمان مجبور کرتا ہے ہمارے ولیوں کا جو جہاد ہے وہ ہمیں مجبور کرتا ہے۔ آج ملک میں ایسی صورتحال پیدا ہو گئی ہے وہ کہتے پھرتے ہیں کہ تقسیم سے پہلے کا اکھنڈ بھارت اچھا تھا، اکٹھا ہندوستان، وحدت ہند کے راگ لوگ الاپنے لگے ہیں۔ آج وہ ایسے جواز فراہم کرتے ہیں کہ دیکھو یہ ناکام پاکستان ہے جس کیلئے محنت کی گئی۔ ہم تو پہلے کہتے تھے نظریے کی بنیاد پر علیحدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

وہ دھماکے کر کے، وہ انتشار پھیلا کے، مہنگائی لا کر، امن وامان کی صورتحال خراب کر کے وہ پھر اپنی پرانی دلیل کا جواز بنانا چاہتے تھے کہ مذہب کی بنیاد پر State ہونی نہیں چاہیے وہ یہ سب کچھ کر کے پاکستان کو ناکام کرنے کی کوشش کر کے اپنی ماضی کی غلطی کو چھپانا چاہتے ہیں۔

اس کا اس انداز میں کفارہ دینا چاہتے ہیں مگر ہم پاکستان کو بچا کے اور پاکستان آگے بڑھا کے، پاکستان کو ہر طرف محفوظ کر کے، ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہمارے بڑوں نے غلطی نہیں کی تھی بلکہ انہوں نے اچھا کیا تھا اور انہوں نے احسان کیا تھا اور انہوں نے منفرد کام کیا تھا، انہوں نے اسلام کی تاریخ کا ایک نیا باب رقم کیا تھا، انہوں نے جس نظریے کے پیش نظر یہ ملک بنایا تھا آج اس نظریے کے تحت بچایا جا سکتا ہے۔

اکھنڈ بھارت والے کرایے والے ہیں کرایہ دار ہیں کرایہ دار کو مکان سے پیار نہیں ہوتا جب وہ مکان نہ رہا کہیں اور جگہ کرائے کیلئے چلا جائے گا لیکن جنہوں نے اینٹوں سے خود بنایا ہو اور اینٹوں میں اپنا لہو ڈالا ہو ان کو اس مکان سے بڑا پیار ہوتا ہے۔

﴿پاکستان کلمہ کی خیرات﴾

اسواسطے ہمارے دین کا یہ حصہ ہے کہ ہم پاکستان کی سالمیت اور پاکستان کی بقا کے پیش نظر دل سے جو ایک درد اٹھتا ہے اسکو پورے اہتمام کے ساتھ معاشرے میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

صوبائیت کے نعروں میں، رنگ ونسل کی بنیادوں پر صوبوں کی باتیں کر کے پاکستان کی سالمیت کے حصے نہ کیے جائیں۔ پاکستان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر بنا ہے اس میں سارے مشترکہ ہیں وہ خواہ بلوچ ہو، خواہ افغان ہو، خواہ وہ پنجابی ہو یا خواہ وہ سندھی ہو سب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر اس پاکستان میں ہے۔

اس وقت ہمارے کیس کی دلیل یہ نہیں تھی کہ

☆ ہمیں علیحدہ ملک چاہیے چونکہ ہم پنجابی ہیں،

☆ ہمیں علیحدہ ملک چاہیے چونکہ ہم سندھی ہیں،

☆ ہمیں علیحدہ ملک چاہیے چونکہ ہم پختون ہیں،

☆ اس وقت یہ تھا کہ ہمیں علیحدہ ملک چاہیے کیونکہ ہم مسلمان ہیں،

☆ لہذا اس اسلام اور مسلمان کے نعرے کی بنیاد پر پاکستان کو بچا سکتے ہیں۔

﴿پاکستان اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ایک تحفہ﴾

اس واسطے یہ ضرورت پڑ گئی ہے کہ ہم وضاحت کریں کہ پاکستان ہوتا کیا ہے۔ تحفہ بڑا تھا، ہم اس لائق نہیں تھے کہ ہمیں بڑی نعمت مل جاتی، اللہ تعالیٰ کی طرف اتنا بڑا

تحفہ ملا جسکی قدر و قیمت آج ہمیں بھول گئی۔ایسے لوگ کرسیوں پر آگئے

☆ جنہوں نے پاکستان کا مطلب لوٹ مار سمجھا،

☆ جنہوں نے پاکستان کا مطلب کرپشن سمجھا،

☆ جنہوں نے پاکستان کا مطلب اپنی تجوریوں کو بھرنے کا عمل سمجھا۔

پاکستان بناتے وقت ہمارے اولیاء کے پیش نظر جو مقاصد تھے وہ سب بھول گئے انہوں نے اپنی حکومتوں کے دوام اور بقا کیلئے پاکستان کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔

﴿نام نہاد روشن خیال اسلاف کے نظریہ سے ناواقف﴾

پاکستان بنانے والوں نے مسجد کی طرز پہ ایک ملک بنایا تھا۔اس مسجد کو کچھ لوگ آج مندر بنانا چاہتے ہیں، کچھ لوگ اسکو اپنا مورچہ بنانا چاہتے ہیں، نام نہاد روشن خیال جو آکسفورڈ اور کیمبرج سے پڑھ کے ہمارے ملک میں آکر وہاں کی باتیں کرتے ہیں۔

☆ انھیں کیا خبر کہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا نظریہ کیا ہے

☆ انہیں کیا خبر کے یہاں برصغیر کے مسلمانوں کو داتا صاحب نے کون سے پیالے پلائے ہیں،

☆ انہیں کیا خبر کہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کا لایا ہوا تصوف کیا ہے۔

☆ انہیں کیا خبر ہے کہ حضرت شیر ربانی اور پیر سیال اور پیر آف گولڑہ شریف نے کیا آوازیں سنا کر اس ملک کو جگایا ہے

وہ اپنے فلسفے جھاڑنا شروع کر دیتے ہیں۔

﴿پاکستان کے مسائل کا حل قرآن وسنت میں﴾

☆ آج ملک میں افتراق وانتشار ہے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہمارے اسلاف نے

جو سوز دے کے برصغیر کی قوم کو جگایا تھا، آج وہی سوز اس ملک کے ہر مسئلے کا حل ہے

☆ آج پاکستان کے دکھوں کا علاج تلاش کرنے کیلئے ہمیں یورپ کے کسی میخوانے کا رخ نہیں کرنا،

☆ ہمیں پاکستان کے مسائل کے حل کیلئے واشنگٹن کی کسی لیبارٹری میں نہیں جانا،

☆ ہمیں پاکستان کی بیماریوں کے علاج کیلئے برطانیہ کی طرف متوجہ نہیں ہونا،

☆ پاکستان کے ہر دکھ کا علاج معجون مدینہ شریف میں موجود ہے۔

☆ جو بھی پاکستان کے کسی لحاظ سے Probloms حل کرنا چاہتا ہے اُسے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں قرآن کو دیکھا جائے پاکستان سنورتا جائے ان شاء اللہ منزل روشن سے روشن تر ہو جائے گی۔

﴿پاکستان دو الفاظ کا مجموعہ﴾

پاکستان کا لفظ پاک اور ستان دو الفاظ کا مجموعہ اور مرکب ہے پاک لفظ سارے بولتے ہیں لیکن ستان کا مطلب جگہ اور مکان ہوتا ہے ستان لاحقہ ہے۔ مختلف الفاظ میں آپ خود اسکو استعمال کرتے ہیں،

مثلاً آپ کہتے ہیں گل ستان، جسکو گلستان پڑھتے ہو، مطلب یہ ہے کہ پھولوں کی جگہ، ایسے ہی قبرستان یعنی قبر کی جگہ، تو یہ لفظ ستان جگہ اور مکان کیلئے ہوتا ہے۔

﴿پاکستان نام کی جامعیت﴾

پاکستان پاک لوگوں کے رہنے کی جگہ ہے

دیکھو اس کے رہنے والوں کی شان کتنی ہے اور کسی ملک کا نام ایسا دکھاؤ۔

مدینہ شریف کی State کے بعد جس کے نام میں اتنی جامعیت ہو۔ نام ہوتا ہے صرف ذات کی پہچان کیلئے مگر نام ایسا ہو جو وصف پہ بھی دلالت کرے تو پھر وہ بہت بڑی شان ہوتی ہے۔

﴿پاکستان نام بھی اور وصف بھی﴾

پاکستان نام بھی ہے وصف بھی ہے یہ علم بھی ہے، ہمارے ملک کا نام بھی ہے اور اسمیں ہماری پہچان بھی ہے، مذہب بھی ہے نظریہ بھی ہے، پریکٹیکل بھی ہے، ماقبل بھی ہے، مابعد بھی ہے، ماضی بھی ہے مستقبل بھی ہے۔

پاکستان نام محض وصف نہیں بلکہ یہ ذات مع الوصف ہے، محض وصف یہ ہوتا ہے مثلاً پاک رہنا، کھانا، پینا، آنا، جانا یہ اوصاف ہیں لیکن اسکے مقابلے میں ایک ذات ہے۔

مثلاً قاری ہے یہ ایک ذات ہے کہ قرآن پڑھنے والا، کاتب ہے لکھنے والا، یہاں ذات ہے اور اسکے ساتھ وصف اٹیچ ہے۔

تو لفظ پاک محض وصف نہیں ہے بلکہ یہ ذات مع الوصف ہے پاک اُس ذات کو کہا جاتا ہے جسکے ساتھ پاکی کا وصف قائم ہو۔

پاک ہونے کو پاک نہیں کہا جاتا بلکہ ذات مع الوصف کو کہا جاتا ہے۔

ایک جگہ، ایک علاقہ، ایک ایریا، ایک انسان یہ ذوات ہیں اسکے ساتھ وصف قائم ہے کہ نحوست والی جگہ نہیں، پاکیزگی والی جگہ، بے برکتی والی جگہ نہیں، برکت والی جگہ۔

تو پاک کا مطلب یہ ہے وہ ذاتیں جس کے ساتھ وصف طہارت کا قائم ہے، وہ ذاتیں جنکے ساتھ وصف تقدس کا قائم ہے، وہ افراد جنکے ساتھ وصف ایمان کا قائم ہے

یہ ملک اُن لوگوں کے رہنے کی جگہ ہے۔

﴿پاکستان کا لفظ ہی مذہب کی پہچان﴾

پاکستان میں لفظ پاک سے مراد اہل ایمان، پاکستان میں لفظ پاک سے مراد وہ انسان جو صرف انسان نہیں بلکہ انسان ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی ہیں۔

میں بہ بانگ دہل آج کے دانشوروں کو دعوت دیتا ہوں جو چینلوں پہ بیٹھ کے زہر پھیلاتے ہیں اور زہر فضاؤں میں گھولتے ہیں کہتے ہیں کہ مذہب کیلئے State بنانا تو اس وقت مقصد ہی نہیں تھا اور آج مذہب مذہب کہہ کے پاکستان کو مذہب کے ساتھ اٹیچ کیا جاتا ہے۔

میں کہتا ہوں وہ کتنے پاگل ہیں ادھر پاکستان بھی کہتے ہیں اور پاکستان بول کے مذہب کو دور کیسے رکھا جا سکتا ہے۔ نام رکھنے والوں کو کروڑوں سلام ہوں کہ جنہوں نے نام ہی ایسا رکھا تھا کہ پہلا لفظ بولتے ہی مذہب کی بات ہو جائے گی پاکستان کا لفظ کتنا پیارا ہے کہ جسمیں مذہب پاکستان کے پہلے لفظ میں آگیا تو آج جو کہے کہ پاکستان امریکہ کی کالونی ہے وہ جاہل، بے وقوف لفظ پاکستان کا مطلب ہی نہیں دیکھ رہا پاکستان کا لفظ ہی بتاتا ہے کہ یہ مدینہ شریف کا عکس جمیل ہے۔ یہ امریکہ کی کالونی نہیں ہے۔

لفظ پاکستان وہ لفظ ہے جو ذات مع الوصف پر دلالت کرتا ہے یعنی پاک لوگوں کا دیس، پاک لوگوں کی جگہ، پاک لوگوں کی زمین، پاک لوگوں کا ایریا، پاک لوگوں کا علاقہ اس میں اس چیز کو واضح کر دیا گیا۔ پاکستان بولتے ہی پتہ چل گیا کہ یہ کوئی سیکولر

ریاست نہیں بلکہ یہ مذہب کے نام پر ہے یہ مذہب کیلئے ہے یہ سیکولر ملک نہیں۔
یہ مذہب کی بنیاد پر ہے۔ کیونکہ جس وقت اس ملک کیلئے کیس لڑا جا رہا تھا اُس وقت جو چیز سامنے تھی وہ یہ تھی کہ

پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ

قانون ریاست کیا ہو گا محمد رسول اللہ

وہ سب کچھ ہمارے اسلاف نے اس کے نام میں اکٹھا کر دیا ہے اس ملک کا اتنا اچھا نام رکھا اور کتنا فکری نام ہے باقی علاقے اپنے جغرافیائی ناموں سے پہچانے جاتے ہیں اور جغرافیائی علاقوں سے پہچانے جاتے ہیں مگر یہ ایریا جو زمین کے نقشے پر اس ملک کی شکل میں ہے اسکو پاک کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے۔

﴿پاکستان پاک لوگوں کے رہنے کی جگہ﴾

جس وقت شروع میں لفظ پاکستان بولتے ہی معلوم کر لیتے ہیں کہ اسکا مطلب ہے پاک لوگوں کے رہنے کی جگہ تو پھر اس میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے جو اس میں نہیں رہتے کیا وہ پاک نہیں ہیں اور جو اس میں رہتے ہیں کیا وہ سارے پاک ہیں یہ دونوں چیزیں بھی ذہن میں رکھنی چاہئیں۔

﴿پاکستان میں پاک ہونے کا حصر اضافی ہے﴾

ہم اصول اور فنون کے لحاظ سے جب اصطلاحات کی بحث کرتے ہیں تو پھر ان ساری چیزوں کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔

پاکستان کا یہ مطلب نہیں کہ اوروں کے پاک ہونے کی نفی کی جائے ہم یہ سمجھتے

ہیں جو مسلمان جہاں جہاں رہتے ہیں وہ کسی جگہ بھی ہو چونکہ ہمارا کلمہ ایک ہے تو وہ کلمہ کی وجہ سے پاک ہیں وہ دنیا میں جہاں بھی ہیں پاک ہیں۔

لیکن پاکستان کا مطلب یہ ہے کہ یہ ملک پاکوں کیلئے حاصل کیا گیا تھا یہ نہیں کہ پاک اسی میں ہیں ہاں یہ ہے جو اس میں ہیں وہ پاک ہیں باقی جہاں جہاں مسلمان ہیں وہ پاک ہیں۔ انکی اپنی اپنی زمینیں ہیں، اپنے اپنے ملک ہیں، پاک اس میں بند نہیں کہ صرف اسی ملک میں پاک ہوں باقی کائنات کے ملکوں کے اندر پاک نہ ہوں نہیں اسوقت بھی ڈیڑھ ارب سے زائد لوگ مسلمان دنیا کے مختلف ملکوں میں موجود ہیں ہم ان سب کو پاک تسلیم کرتے ہیں،

لیکن پاکستان کا جو تشخص ہے اسکا یہ مطلب ہے کہ یہ جگہ حاصل ہی پاک لوگوں کیلئے کی گئی ہے۔ یہ پاک لوگوں کا گھر ہے باقی لوگوں سے جو مسلمان ہیں پاکی کی نفی نہیں، ہاں اس ملک میں پاک لوگوں کا تذکرہ ہے۔

﴿ذمی پاکوں کے زیر سایہ﴾

پھر ہم اس بات کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ اس میں غیر مسلم بھی رہتے ہیں لیکن اسلام میں اقلیتوں کے بھی حقوق ہیں یہاں دوسروں کو رہنے کا بھی حق ہے لیکن ہمارے دین کا قانون مان کے وہ اس میں رہ سکتے ہیں اسواسطے کہ ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ شریف میں جو State بنائی تو اسمیں اقلیتوں کو رہنے کا حق دیا، مگر اُن کو شترے بے مہار نہیں بنایا، ہم نے ذمیوں کے بارے ایک اہم لیکچر میں 35 شرائط بیان کی تھیں کہ اگر ذمی وہ مانے تو پھر اسکی جان محفوظ ہے۔

☆ آج بھی اس ملک میں وہ بھی رہ سکتے ہیں
☆ لیکن پاکوں کے ذریعے رہ سکتے ہیں
☆ پاکوں کے سہارے رہ سکتے ہیں،
☆ پاکوں کی آڑ میں رہ سکتے ہیں،
☆ پاکوں کے سائباں میں رہ سکتے ہیں،

اور خود اپنوں کے ساتھ اور غیروں کے ساتھ رابطے کر کے پاکستان سے دشمنی کریں تو پھر ان کے جو معاہدے وہ خود توڑ چکے ہیں ان ساری چیزوں کو پیش نظر رکھیں گے تو پھر وہ پاکوں کی حکومت مان کے اس میں رہ رہے ہیں ان کو پاکوں کے زیر سایہ شمار کیا جائے گا۔

ذمی کی حفاظت اسلام کے صدقے

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

اَلَا مَنْ شَتَمَ مُعَاهِداً

جو بندہ ذمی بن جاتا ہے، راج دین واسلام کا جان جاتا ہے اسکی جان محفوظ ہوگئی ہے اسکو کوئی تھپٹر نہ مارے اسکو کوئی گالی نہ دے اگر اس کو کسی نے مارا تو سرکار ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَنَا حَجِيْجُه، يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن اس کا کیس لڑوں گا۔

اسکی طرف سے میں آجاؤں گا۔

اس بنیاد پر وہ اسلام کی چھتری کے نیچے آگئے اسلام کے صدقے جی رہے ہیں انکی جان بچی ہے تو اسلام کی وجہ سے بچی ہوئی ہے اس بنیاد پر ان کو ان پاکوں کے زیر سایہ رہنے کی اجازت ہے، مگر اصل پاور پاک لوگوں کی ہے، اصل جو جگہ ہے وہ پاک لوگوں کی ہے ان کے زیر سایہ رہ کر باقی بھی زندگی گزاریں گے۔ یہ ایسی اسلامی فلاحی سلطنت ہے کہ جس نظریے پر اس کو حاصل کیا تھا اس نظریے پر اسکو آگے بڑھانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

جو اسکے لبرل ہونے کا اعلان کرتے ہیں یہ بعد کے ٹٹو ہیں اُس وقت بھی کچھ قوم پرست لوگ تھے۔ اس وقت بھی کچھ تنظیمیں ایسی تھیں جو بانی پاکستان سے ٹکرائیں، ہمارے علماء ومشائخ سے ٹکرائیں آج پھر اس طرح کی آوازیں اٹھتی ہیں جب سب سے بڑا مسئلہ حل ہو گیا تو ان چھوٹے چھوٹے مسئلوں کا حل ہو جانا کوئی بعید نہیں ہے۔

پاکستان بولتے ہی جو دشمن ہوا سے بھی کہنا پڑتا ہے کہ یہ مذہب کے نام پر ہے۔ یہ نظریے کے نام پر ہے، یہ کلمہ کے نام پر ہے، ہمارے ملک کا نام اگر انسانستان ہوتا تو پھر یہ لوگ ہم سے جھگڑا کر لیتے، پھر کہتے کہ پہلے انسان ہے پھر مسلمان ہے، پہلے انسانی حقوق ہے اور پھر تمہارا دین ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کسی نے اسکا نام انسانستان نہیں رکھا بلکہ پاکستان رکھا ہے اسواسطے پہلے اسلام ہے، پہلے دین ہے، پہلے ایمان ہے، پہلے قرآن ہے اور اسکے بعد پھر انسان ہے۔

﴿پاکستان کا لفظ ہی نظریے کی علامت﴾

اس بنیاد پر پاکستان کا لفظ ہمیں یہ واضح کر رہا ہے کہ پاکستان کا پس منظر کیا ہے اور

کس نظریے کو Achieve کیا گیا تھا اور آج کس نظریے پر اسکا دفاع ہو سکتا ہے۔

لفظ پاکستان میں ہماری ساری History موجود ہے۔

اسکا نظریہ اسکی پالیسی کا ذکر اس لفظ میں ذکر کر دیا گیا ہے میں اس بنیاد پر بھی پاکستان کے لفظ کا احترام کرتا ہوں کہ

﴿پاکستان کی رسول اللہ ﷺ کے نام سے نسبت﴾

کیا نسبت ہے اسکو میرے آقا ﷺ کے نام کیساتھ۔

جب کچھ لوگوں نے سید عالم ﷺ کو (معاذ اللہ) مذمم کہنا شروع کر دیا تو میرے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کسی اور کو گالی دیتے ہیں مجھے تو میرے رب نے محمد ﷺ بنایا ہے۔

جو بھی سرکار ﷺ کو محمد ﷺ کہے گا مطلب یہ ہوگا کہ تعریف کیے گئے۔

اَلَّذِیْ یُحْمَدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ

﴿روض الانف شرح سیرت ابن ھشام ج ۱ ص ۱۸۲﴾

وہ ذات جسکی ہر وقت تعریف کی جائے۔

جو ہمارے آقا ﷺ کے دشمن تھے وہ بھی جب غصے سے بولتے تھے تو مجبوراً نبی ﷺ کو محمد ﷺ ہی کہنا پڑتا تھا جب وہ اپنی دشمنی ظاہر کرنا چاہتے تھے پھر بھی زبان تعریف کر جاتی تھی، جب غصے سے بولتے تھے پھر بھی زبان سے تعریف ہی نکلتی تھی کیونکہ لفظ محمد ﷺ کہہ کے ہی سرکار ﷺ کو تعبیر کرنا ہوتا تھا۔ جب محمد ﷺ کہتے تو ضرور تعریف کا ذکر ہو جاتا۔

پاکستان رسول اکرم ﷺ کی نسبت کا اثر جلوہ گر ہے، دشمن نے جب نام لینا ہے تو پاک اسکو ضرور کہنا ہے پاکستان کا نام اگر بھارتی ہندو جل کر بھی نام لے گا تو اُس کو کہنا تو پاکستان ہی پڑے گا۔ دنیا کے سامنے اس علاقے کی پہچان کروانے کیلئے کہ میں کن لوگوں کو خطاب کر رہا ہوں کس ایریے کے بارے گفتگو کر رہا ہوں، میری گفتگو کا رخ کس ملک کی طرف ہے وہ یہودی ہو عیسائی ہو، ہندو ہو ہمارے ملک کا نام لیتے ہوئے اسے پاکستان کہنا ہی پڑے گا۔

﴿پاکستان میں اسم محمد ﷺ کی تاثیر﴾

یہ کمال ہے ہمارے آقا ﷺ کی محبت کا کہ سید عالم ﷺ کے اسم شریف محمد ﷺ کی تاثیر کا پہلو اس ملک کے نام میں موجود ہے رسول اکرم ﷺ کے نام کا فیض پورے ملک میں کتنا ہے اس سے اندازہ کرلو کہ یہ نام ہی اس نسبت سے بنا ہوا ہے اس نام کے اندر اس نام کی تاثیر اور اس نام کا جلوہ موجود ہے۔

اگر اس پر سائباں میرے نبی ﷺ کی رحمت کی چھتری کا نہ ہوتا تو یہ کب سے مٹ چکا ہوتا، کب سے ختم ہو چکا ہوتا جس وقت بنا تھا تو کچھ کہتے تھے کہ سال بعد ختم ہو جائے گا کچھ کہتے تھے نہیں چار سال نہیں گذریں گے، کچھ کہتے تھے کہ ایک دہائی نہیں گذرے گی، اس طرح کی بولیاں لوگ بولتے تھے۔ اُن کے منہ میں مٹی پڑ گئی۔

پاکستان آج بھی ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک باقی رہے گا یہ پاکستان برقرار رہنے کیلئے بنا تھا اس کے نظریے میں جو لوگ چلے وہ مخلص بڑے تھے انکی کوششوں سے یہ معرض وجود میں آیا اس بنیاد پر لفظ پاکستان کتنا مقدس لفظ ہے اس میں رہنے والے وہ

شان والے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رہنے والا علاقہ ہی مقدس نام والا عطا فرمایا ہے۔

﴿پاکستان اور دیگر ملکوں کی حدود میں فرق﴾

یہاں پر تھوڑی سی بحث آئینی طور پر ہو سکتی ہے۔

پاکستان اس جگہ کو کہتے ہیں جو دائیں بائیں ساتھ ایریا لگ رہا ہے اس میں اور اس میں فرق کیا ہے کہ وہ پاک نہیں یہ پاک ہو گیا ہے۔

یہ Bounddries جو ہیں اِدھر اور اُدھر تھوڑا سا فرق ہے۔

اُدھر پاکستان نہیں اِدھر پاکستان ہے یہ چاروں طرف کس بنیاد پر ہے کہ شرعی طور پر اسے پاکستان کہنا جائز ہو اور دو چار کلو میٹر پار کہنا جائز نہ ہو آخر ایک لفظ عبارتوں میں، عہدوں میں ہر جگہ بولا جاتا ہے برصغیر کا ایک قانونی اور شرعی پس منظر بھی ہوتا ہے تو کیا شرعی طور پر باقی کے علاقوں کو Digrade ڈی گریڈ کر دینا، واہگہ باڈر سے ایک طرف پاکستان ہے دوسری طرف پاکستان نہیں ہے۔ اس زمین کو پاک کیوں نہیں کہا جا رہا۔

﴿رسول اکرم ﷺ کے قدم کی برکت﴾

حالانکہ میرے نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا

﴿صحیح بخاری کتاب الصلوۃ باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا ج ۱ حدیث ۳۳۵﴾

میرے لئے ساری زمین کو مسجد بنایا گیا اور پاک بنا دیا گیا۔

یعنی جب سے میں نے اس پہ قدم رکھا ساری زمین ہی مسجد بنا دی گئی ہے۔

جب ساری زمین مسجد بن گئی تو ساری زمین پاک بن گئی۔

رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے۔

وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا

میرے لئے ساری زمین کو مسجد اور پاک بنا دیا گیا۔

الارض سے مراد مشرق ومغرب، شمال وجنوب، عرب وعجم پوری کائنات ہے یہ بارہ ربیع الاوّل شریف کا فیض ہے اس نے ایک چپہ بھی محروم نہیں رہنے دیا ہر چپے کو تقدس عطا فرمایا ہے۔ ہر چپے پہ اگر میلاد کا جلسہ ہو تو کوئی بات نہیں کیونکہ ہر چپے کو فیض ملا ہوا ہے۔

وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا

میرے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا گیا۔

ساری زمین صرف مسجد ہی نہیں بنی بلکہ سرکار ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

طَهُوْرًا

اسے پاک بھی بنا دیا گیا۔

ایک ہوتا ہے طاہر اور ایک ہوتا ہے طہور

ان دونوں میں فرق ہے طاہر وہ ہے جو خود پاک ہو، طہور وہ ہے جو اوروں کو بھی پاک کر دے تو فرمایا کہ میرے قدم سے زمین مسجد بھی بن گئی اور طہور بھی بن گئی۔ طہور کا مطلب کیا ہے کہ جب پانی نہیں ملتا تو اس پر ہاتھ مار کے تیمم کرتے ہیں تو طہارت بھی مل جاتی ہے۔

پاکستان کی زمین ہی پاک کیوں؟

اب سوال یہ ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے قدم رکھا آپکی جلوہ گری ہوئی تو ساری زمین مسجد بن گئی تو ساری زمین مقدس ہو گئی ساری زمین پر ہی پاک کا لفظ بولنا چاہیے، ایک مخصوص ایریا پہ تم بولتے ہو کہتے ہو کہ یہ پاکستان ہے جب پاک تو ساری زمین ہو گئی۔

اسکا جواب یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی آمد سے ساری زمین مسجد بن گئی مگر ایک محلے میں خاص جگہ کو مسجد کہا جاتا ہے، پاک ساری ہے لیکن تم سے کوئی پوچھے کہ فلاں علاقے میں مسجد کہاں ہے کسی بندے کے گھر کو مسجد نہیں کہیں گے بلکہ ایک معین جگہ کو کہو گے کہ یہ جگہ مسجد ہے، حالانکہ پاک تو ساری زمین ہے، لیکن پھر بھی اُس میں سے ایک معین جگہ کو مسجد کہا جاتا ہے۔

یہ اس امت کی شان ہے کہ رب نے انکو عظیم کتنا بنایا ہے، محلے والے ملکر ایک پلاٹ کو مسجد کہتے ہیں رب اسی کا کوٹہ منظور کر لیتا ہے اب اس پلاٹ کی شان ہے کہ اس کی طرف جو وضو کر کے گھر سے آئے گا ہر قدم پہ گناہ جھڑے گا اور ہر قدم پہ نیکی ملے گی ہر قدم پہ درجہ بلند ہو گا۔

تو اس پلاٹ کو مسجد کہنے کیلئے وحی نہیں اتری وہ فیصلہ ایک دو بھائیوں نے کر لیا کہ ہمارا یہ پلاٹ مسجد ہے سرکار ﷺ کے صدقے رب نے اس امت کو شان کتنی دی، پلاٹ کو مسجد کیلئے منظور یہ کرتے گئے کوٹہ رب نے منظور کر دیا اس سے باہر کا مقام اور ہے اس کے اندر کا مقام اور ہے۔

اس کے باہر کی جگہ کی حیثیت اور ہے اگر چہ جگہ وہ بھی پاک ہے مگر جس کو مسجد کا ایریا کہہ دیا گیا اب یہاں جو رحمت ملتی ہے وہ اور طرح کی ہے۔

﴿سنی بنارس کانفرنس میں پانچ ہزار علماء و مشائخ کا اعلان﴾

اس بنیاد پر میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ساری زمین مسجد بن گئی ہماری زمین میں تقدس آ گیا مگر جب برصغیر کے پانچ ہزار علماء و مشائخ نے ملکر بنارس سنی کانفرنس میں یہ فیصلہ کرلیا کہ اتنے ایریے پر ہم یہ ملک بنا رہے جسمیں قرآن و سنت کا نظام نافذ کیا جائے گا۔ رب ذوالجلال نے ان کی ان نیت کی بنیاد پر جیسے وہ بندہ جس کی زمین میں چند کنالیں مسجد کیلئے معین کرلی گئیں تو اسکا دوسری زمینوں سے فرق بن گیا دوسری زمین پہ جوتے لیکر چلتے ہیں لیکن اسمیں جوتے اتار کے چلتے ہیں۔

﴿ملکوں کی فہرست میں پاکستان مسجد کا عکس جمیل﴾

من وجہ یہ ملک نہیں بلکہ یہ مسجد ہے اور وہ اس بنیاد پر بنی ہے کہ اگر چہ زمین ساری پاک ہے مگر ولیوں نے محنت کر کے شہیدوں نے خون دیکر یہ ملک حاصل کیا کہ یہاں پر رسول اکرم ﷺ کا نظام لانا ہے اور ان کا نظام چلانا ہے۔

اس بنیاد پر ان حدود کو معین کر کے دوسرے ایریا کے مقابلے میں اسکو پاکستان کا نام عطا فرما دیا گیا ہے۔

سید عالم ﷺ کی شریعت میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے۔ ہمارے مشائخ جب یہ نام رکھ رہے تھے تو یہ ساری چیزیں پیش نظر تھیں آج شرعی نقطہ نظر سے کوئی اعتراض اٹھاتا ہے ہمارے پاس اسکا جواب موجود ہے کہ سارا شہر پاک ہے مگر اس

سے کہیں زیادہ وہ جگہ پاک ہے جسکو مسجد کہہ دیا ہے اس کو مسجد کہنے میں کردار علاقے کے لوگوں کا ہے جنہوں نے اس کو اللہ تعالیٰ کیلئے وقف کردیا اللہ تعالیٰ نے کوٹہ منظور کردیا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برتی سب پہ ہیں مگر جو لیلۃ القدر کو ملک بنا تھا اُس کا اپنا کوٹہ ہے جو اسلام کی خاطر بنا تھا اسکا اپنا کوٹہ ہے۔

باقی ملک قبیلوں سے، ذاتوں سے پہچانے جاتے ہیں افغانستان افغانیوں کا ملک، ترکستان ترک والوں کا ملک، تمام ملکوں کے پیچھے ذاتیں اور قبیلے بولتے ہیں لیکن پاکستان کے تعارف کے لئے تقدس بولتا ہے، طہارت بولتی ہے۔

اس بنیاد پر اسکا مسجد ہونے کا انداز جو ملکوں میں ہے اس کیلئے رحمت الٰہی کے خاص کوٹے ہیں، اسواسطے یہ جو Boundry بن گئی ہے یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ یہ دس لاکھ شہیدوں کے خون سے بنی ہے اسکی عزت بڑی ہے، اسکی ویلیو بڑی ہے، اسکا مرتبہ بڑا ہے، اسکے اندر رہنے والوں کیلئے چھتری خاص قسم کی ہے، اُس چھتری کی بنیاد پر اس کے رہنے والوں کو جو زمین ملی ہے اس زمین کو پاکستان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

﴿مخالفین پاکستان کے ذہنوں میں ابھرنے والا سوال﴾

پھر سوال پیدا ہوتا ہے لوگ کہتے ہیں فتنے آگئے، مہنگائی آگئی کیا کچھ نہیں ہو رہا ادھر دوسرے بھارت والے موج کر رہے ہیں اس کو پھر ہمارے نظریے کے مقابلے میں لاکر کھڑا کرتے ہیں کہ شاید بڑوں نے غلطی کرلی تھی ملک جدا کر کے آج ان کے مقابلے میں بھی لوگوں کا دماغ صاف کرنا ہے۔

پاکستان کے حقیقی مقصد سے انحراف

جس بڑے مقصد کیلئے اسے حاصل کیا گیا تھا۔اب کمی کوتاہی مقصد کی تو نہیں کمی کوتاہی ہماری ہے کہ جس مقصد کیلئے بنایا تھا وہ مقصد بھول کے لوگ آگے پیچھے ہو گئے تو مقصد پر آنچ نہیں آئے گی مقصد تو سچا ہے۔

بے وفائی کرنے والوں نے مقصد کو چھوڑ دیا

دیسی گھی کا استعمال اور اس کے نتائج

مثلاً دیکھو گھی میں کتنی غذائیت ہے، گھی کے اندر کتنے وٹامنز ہیں اور گھی سے انسان کو کتنی صحت ملتی ہے لیکن بندے کی جو قوت ہاضمہ ہے اسکا بھی تو کردار ہے اسکا بھی تو دخل ہے۔

جو بندہ بیمار ہو اُسے آپ گھی کی نالیں دینا شروع کر دیں تو پھر وہ مرنے کے قریب پہنچ جائے تو گھی کا قصور تو نہیں بلکہ قصور اسکا ہے جس کے اندر ہاضمے کی طاقت ہی موجود نہیں۔ پاکستان گھی ہے اگر اسکا استعمال کسی پر گراں گزر رہا ہے تو وہ پاکستان کو کچھ نہ کہے اپنے مزاج کا علاج کروائے وہ اپنی طبیعت ستھری کروائے۔ وہ اپنے اندر صلاحیت پیدا کرے۔

پاکستان پہ انگلی اٹھانے والے گندی ہے طبیعت تیری

پاکستان ابر کرم، پاکستان ابر رحمت اس پہ کوئی انگلی نہ اٹھائے یہ اعلیٰ مقصد کیلئے بنایا گیا تھا۔ جو اس کی افادیت کو نہیں دیکھ رہے، جس میں صلاحیت نہیں جو اسکے اعلیٰ مقصد

سے استفادہ کر سکے وہ اپنی صلاحیت پر نظر ثانی کرے وہ اپنی حیثیت دیکھے۔

جیسے وہ شخص جو اندر سے بیمار ہو اور وہ شکوہ کرے کہ گھی لوگوں کو مار دیتا ہے بھینسوں کا دیسی گھی بڑا نقصان دہ ہے اس سے بندے نڈھال ہو جاتے ہیں تو اسکی یہ بات غلط ہوگی، وہ جس کے اندر صلاحیت نہیں وہ اپنی حیثیت کے مطابق کہے۔ چونکہ میرا نظام انہضام خراب ہے، میرے اندر اتنی صلاحیت نہیں، میں کمزور ہوں، میری صحت خراب ہے۔ اسواسطے مجھے گھی راس نہیں آ رہا، گھی تو گھی ہی ہے اس بنیاد پر آج جو قومیت، لسانیت اور صوبائیت اور مختلف مفادات کے چکروں میں پس کے پاکستان کے تقدس پر انگلی اٹھا رہے ہیں وہ اپنا کسی حکیم سے علاج کروائیں اچھا ہے دارالشفاء مدینہ شریف چلے جائیں وہاں سے معجون مدینہ کی ایک ڈوز لیں گے تو پھر پتہ چلے گا کہ پاکستان اسی پھول کی خوشبو ہے جو پھول طیبہ کے گلزار میں کھلنے والا ہے۔

﴿زرد فکر دانشوروں کے نظریات اور اعتراضات﴾

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس ملک کے تقاضے بھی بتائے تھے۔

ہمارے حکمران جو باری باری اسکو چوستے ہیں اور ہمارے بیوروکریٹ جو دیمک کی طرح کرسیوں کو چاٹ رہے ہیں ہمارے بہت سے زرد فکر کے حامل دانشور جو مغرب اور انگریزوں کی بولی بولتے ہیں یعنی انکی فکر اپنی زبان سے ظاہر کرتے ہیں۔

اُن کے لحاظ سے دو بڑی چیزیں پیش کی جاتی ہیں۔

﴿ادارہ صراط مستقیم کا جہاد﴾

اور بالخصوص گذشتہ جو پرویز مشرف کا دور تھا، ہر زمانہ رسول اکرم ﷺ کی ظاہری

حیات سے دُور ہوتا جارہا ہے جو بھی فتنہ آتا ہے پہلے سے بڑا ہو کر آجاتا ہے، پہلے فتنے کو لوگ بھول جاتے ہیں۔ اُس وقت جب ہمیں جیلوں میں ڈالا جارہا تھا۔ جس وقت پرویز مشرف کے خلاف پہلا جلوس لاہور کی سڑکوں پہ نکالا تھا اُس وقت کے اس کے جابر نظام کے خلاف ناموس رسالت ایکٹ کی حفاظت کیلئے آواز بلند کی تھی۔

اور اسکی نام نہاد روشن خیال خواتین ایکٹ کے اس موقع پر ہم نے اذان دی تھی۔

مختلف مراحل پر ان چیزوں کو واضح کیا تھا اس وقت بھی کئی ایسے سکالر جو مغرب کے حوضوں میں کلی کر کے گلے صاف کر کے ہمارے سامنے تقریریں کر رہے تھے اور کہہ رہے کہ تم دیکھتے نہیں ہو ملاؤں، پاکستان بچے گا کیسے؟ ان سب کو تم ناراض کر دینا چاہتے ہو، کھائیں گے کہاں سے، پئیں گے کہاں سے، ایڈ کون دے گا اور ہمارا گزارہ کیسے ہوگا، تم اتنے سخت لہجے سے امریکہ کے خلاف بولتے ہو اور اسرائیل، برطانیہ اور اسکے علاوہ دیگر دشمن اسلام ملکوں کی ایسی تیسی کر دیتے ہو وہ لوگ تجارت بند کر دیں گے پھر ہمارا گزارہ کیسے ہوگا۔

﴿معیشت کے بحران کا خدشہ اور اسکا رد﴾

تو ہم نے اس موقع پر کہا کہ یہ تم آج اعتراض کرتے ہو اور آج تشویش ظاہر کرتے ہو ہمارے قرآن نے صدیوں پہلے یہ تشویش دور کر دی تھی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا

﴿پارہ ۱۰ سورۃ التوبۃ آیت ۲۸﴾

اے ایمان والو مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں

یہ مشرک پلید ہیں یہ مسجد حرام کے قریب نہ آئیں۔

تو سوچ پیدا ہو رہی تھی اگر ہم انھیں قریب نہیں لگنے دیں گے تو پھر تجارت کس سے کریں گے پھر تو ہمارا کاروبار بند ہو جائے گا۔

منافقین مومنوں کو یہ تشویش دلانا چاہتے تھے کہ اتنا سخت لہجہ تم نے اختیار کر لیا انکو پلید کہنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی۔

پاکستان کے لوگوں کو ہمیشہ کا قانون بتا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ

اگر تم کو عیلہ کا خطرہ ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمہیں غنی کر دے گا

عیلہ کے معنیٰ کے بارے تمام مفسرین نے لکھا کہ تجارت کے رک جانے پر مندہ۔

کیونکہ مشرکوں سے بائیکاٹ کر رہے ہیں کہ مشرک پلید ہیں، لہٰذا وہ مسجد حرام میں نہ آئیں تو منافقین کہتے تھے پھر عیلہ آجائے گا۔

پھر اقتصادی مسئلہ بن جائے گا، معیشت کا بحران پیدا ہو جائے گا پھر ٹریڈنگ میں کمی آجائے گی تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً

اگر تمہیں بھوک کا خطرہ ہے، کوئی بات نہیں۔

فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ

رب چاہے گا تو اپنے فضل سے تمہیں مالامال کردے گا۔

﴿اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کرنے والا ہے﴾

اب اگر کوئی بندہ ایسی باتوں کے بارے میں کہے کہ یہ طفل تسلیاں ہیں تو پھر تو وہ منکر قرآن ہے قرآن نے کہا کہ یہ بھوک کا ڈراوا دیکر اے مسلمانوں تمہیں موم کرنے والے سن لیں۔

فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ

﴿پارہ ۱۰ سورۃ التوبۃ آیت ۲۸﴾

اگر رب نے چاہا تو اپنے خزانہ غیب سے سب کچھ ظاہر فرمادے گا۔

لہذا تم کوئی تشویش محسوس نہ کرنا کہ اگر ہم یہ نظریہ لیکر چلیں تو پھر کیا بنے گا۔

مجھے رب کعبہ کی قسم ہے پاکستان میں معیشت کے جو مسائل ہیں، جو قحط ہے جو مختلف طرح کی چیزوں کی شارٹیج ہوتی ہے وہ ان لوگوں کی وجہ سے ہے جو امریکہ کے پالتو ہیں برطانیہ کے ایجنٹ ہیں ان لوگوں کی نحوستوں کی وجہ سے معیشت میں کمی آئی ہے ان کی غلطیوں کی وجہ سے کمی آئی ہے۔

رب کعبہ کی قسم اگر یہ پیچھے ہٹ جائیں تو پاکستان اپنے قدموں پر ایسے وسائل رکھتا ہے یہ دنیا پر ثابت کرے گا کہ پاکستان دنیا میں کسی ملک کی طاقت کی ایڈ کا محتاج نہیں یہ مدینے والے کی ایڈ پر چلنے والا ہے۔

لہذا معیشت کے لحاظ سے ہمیں کوسنے والے کہ تم یوں کرو ورنہ بھوکے مر جاؤ گے

امریکہ کی یہ بات بھی مانو ورنہ بھوک آجائے گی ورلڈ بنک کو سامنے رکھو ورنہ یہ ہو جائے گا۔

ہمیں تو قرآن نے بتایا ہے۔

فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ

تو پاکستان میں Problems کیوں ہیں؟ کہ پالیسی پاک نہیں رہی پالیسی پاک ملک میں پلیدوں کی آگئی ہے، پلیدوں کی پالیسی انکے پالتو پاکستان میں لیکر آگئے ہیں، پاکستان کا مسئلہ حل تب ہوگا جب پاکستان کی پالیسی وہ ہوگی جس پر اس ملک کو بنایا گیا ہے۔

﴿قرآن وسنت ایک سمندر اور پاکستان مچھلی کی طرح﴾

قرآن وسنت ایک سمندر ہے پاکستان مچھلی ہے مچھلی کو سمندر سے اور پانی سے باہر نکالو تو تڑپتی رہے گی، اسی طرح پاکستان کی بے چینی اسلام کے بغیر ختم نہیں ہوسکتی اگر کوئی چاہتا ہے کہ مغرب کی پڑیا دیکر پاکستان کو گہری نیند سلا دیا جائے تو یہ اسکی خام خیالی ہے۔ اس مچھلی کیلئے طیبہ کی ہوا بھی ضروری ہے اور وہ سمندر بھی ضروری ہے قرآن وسنت کا نظام بھی ضروری ہے۔

مچھلی کو پانی سے باہر رکھو اور چاہو کہ اسکا مسئلہ حل ہو جائے تو مچھلی کا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ وہ تڑپتی رہے گی پانی میں رکھو گے تو پھر اسکا مسئلہ حل ہوگا۔

پاکستان میں جتنے بھی مسائل ہیں خواہ وہ مہنگائی کے ہوں، امن وامان کے ہوں، مختلف جہات کے ہوں، سارے مسائل کا حل یہ ہے کہ اسکو قرآن وسنت کا پانی دے دیا جائے۔

دوسری دھمکی جو دی جاتی ہے اُس کے لحاظ سے بھی پالیسی اندرونی محاذ پر بھی خراب ہے بیرونی محاذ پر بھی خراب ہے۔

﴿اندرونی محاذ پر پاکستان کی پالیسی﴾

اندرونی محاذ پر جو پالیسی ہمیں قرآن نے دی وہ یہ ہے کہ

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ

﴿پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۴۱﴾

وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں تو نماز قائم اور زکوۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں اور اللہ ہی کے لئے سب کاموں کا انجام

یعنی وہ جن کو ہم زمین پہ حکومت دے دیں تو وہ نماز قائم کرتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں اچھائی کا حکم دیتے ہیں برائی سے روکتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنکو ہم حکومت دیں وہ نماز قائم کرتے ہیں۔

نماز خود ہی نہیں پڑھتے نظام بھی پورا لاتے ہیں زکوۃ بھی دیتے ہیں۔

خود ہی نیک نہیں اوروں کو بھی نیک بناتے ہیں یہ پاکستان کے نظریے کی پالیسی ہے۔ جس پہ پاکستان بنا تھا۔

آج (معاذ اللہ) ہمارے کچھ لوگوں نے اسے کیا سمجھ لیا جسے زمین مل جائے وہ شرابی بن جائے، بدکار بن جائے وہ لٹیرے بن جائیں وہ نسلوں تک اپنے بنک بیلنس بھر لیں ملک بیچیں، ملک فروخت کریں جو چاہیں کرتے پھریں پھر بھی رحمتیں برسیں یہ

کیسے ہوسکتا ہے۔

ہمارے لئے جو پالیسی ہے وہ یہ ہے کہ

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

لہٰذا ہمارے حکمرانوں کو پاکستان کے باسیوں پر رحم کرتے ہوئے اس پالیسی پر ملت کو لانا چاہیے جس سے یہ نظام آئے گا تو اس کے بغیر کوئی مسئلہ ایسا ہے ہی نہیں جسکو مسئلہ کہا جائے اور جسکی وجہ سے لوگ پریشان ہوں ان شاء اللہ ایسا ابر کرم برسے گا ہر ایک کی جلن، پیاس اضطراب، بے چینی سب ختم ہو جائے گی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر گھر مسرور ہو جائے گا۔

﴿خارجہ پالیسی کے لحاظ سے لوگوں کی تشویش﴾

اس مقام پر خارجہ پالیسی کے لحاظ سے لوگ کہتے ہیں اگر ہم نے بات نہ مانی تو ہمیں کوئی جینے نہیں دے گا حملہ ہو جائے گا ہم مر جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ میں ایسے لوگوں کا ذکر کیا۔

اُس وقت کو دیکھو جب صرف چند لوگ تھے اور پھر ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش کو صحابہ کرام پہنچے، وہ اگر چہ تھوڑے لیکن اس وقت بھی وہ پاور فل تھے منافق باتیں سوچتے تھے لیکن اُس وقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا تھا۔

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ

﴿پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۵۲﴾

اب تم انہیں دیکھو گے جن کے دلوں میں آزار ہے کہ یہود و نصاریٰ کی طرف دوڑتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی گردش آجائے

یہ ہے قرآن اور یہ ہے ہمارے ایمان کی شان کہ اس میں ہمارا ہر مسئلہ بیان کر دیا گیا ہے۔ اُس وقت آج کے حالات کو واضح کر دیا گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

تم دیکھو گے ان لوگوں کو جن کے دلوں میں بیماری ہے۔

يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ

وہ یہود و ہنود کے ساتھ پیار میں جلدی کرتے ہیں۔

اُن کی ہر وقت تڑپ ہے کہ ہماری دوستی ہو جائے ہر وقت وہ چاہتے ہیں ہمارا غیروں کے ساتھ پیار ہو جائے، اٹھنا بیٹھنا ہو جائے۔

﴿ہمارے حکمرانوں کی تڑپ یہود و ہنود سے دوستی﴾

آج لوگ ایک ایک تصویر پر رشک کرتے ہیں کہ میری فلاں امریکی کے ساتھ تصویر آئے اور پاکستان کی کچھ ہوا باختہ خواتین جو مختلف عہدوں پر فائز ہوتی ہیں ویسے ہی وہ ننگی انسانیت ہیں پھر وہ ان دشمنوں منکروں کے ساتھ ہاتھ ملاتی ہوئی پاکستان کی غیرت کو خاک میں ملانے کی کوشش کرتی ہیں اور اس پر فخر کرتی ہیں ایسے خطرناک کام ماضی میں حکومتوں کے رہے آج بھی ہو رہے ہیں۔

جبکہ ہمارے مردوں کے لحاظ سے بھی کہا گیا۔

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

آپ دیکھیں گے ان لوگوں کو جنکے دلوں میں بیماری ہے۔

يُسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ

وہ جلدی کرتے ہیں کہ ہماری یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ دوستی ہو، اور پھر وہ دوستی کی دلیل کیا دیتے ہیں، لوگوں سے جس وقت پوچھتے ہیں کہ تم یہودیوں کے کیوں دوست بنے ہو۔

﴿وفود کا تبادلہ اسلام میں جائز﴾

یاد رکھنا وفود کے نظام کی اجازت نبی ﷺ نے دی ہے۔ وفد آئے اور وفد جائے مختلف ممالک کا اسکی شریعت میں اجازت ہے وفود کا آنا اور ہے دوستی بڑھانا اور ہے اور دوستی میں پھر اپنے دین کو بھول جانا اور ہے۔

جو رسول اکرم ﷺ کا آخری خطبہ تھا اس میں فرمایا۔

وَأَجِيزُوْا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ

﴿صحیح بخاری کتاب الجهاد و السیر باب هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ﴾

میرے صحابہ جیسے میری حیات میں غیروں کے وفود آتے رہے یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے وفود کا تبادلہ ہوتا رہے وہ علیحدہ بات ہے جسکی اجازت ہے۔

لیکن جو اپنے دین کو پس پشت ڈال کے دوستی بڑھائی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بیماری کا سبب ہے۔

يُسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ

وہ اُن سے پیار کرنے میں جلدی ہے۔

امریکہ سے دوستی کرنے والوں کی دلیل

دلیل کیا دیتے ہیں کہ دوستی ضرور چاہیے۔

يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ

وہ کہتے ہیں ہمیں ڈر ہے اگر ہم نے دوستی نہ کی تو ہم پہ حملہ کر دے گا۔

آج کہتے ہیں امریکیوں سے دوستی ہونی چاہیے یہودیوں سے عیسائیوں سے دوستی ہونی چاہیے اگر ان سے دوستی نہیں کریں گے تو پھر ہم پہ فضائی حملہ ہو جائے گا، ہمیں مصیبت آجائے گی ہمیں آفات اپنے پنجے میں گرفتار کر لیں گی۔

اسلامی نظام کو ماننے والوں کے لئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ

ایسے بیماری والے لوگوں کی بات نہ ماننا تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ

قریب ہے کہ رب فتح لے آئے گا۔

اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ

یا کوئی امر لے آئے گا۔

فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ

وہی جو دوستی کی دلیلیں گھڑ رہے تھے سر چھپانا شروع ہو جائیں گے پریشان ہوں گے ہم کیا کہتے تھے ہو کیا گیا ہے ادھر تو جل تھل ہو گئی ہے۔

اسلام کیسے انداز میں آ گیا ہے کیسی فتح ہو گئی ہے۔ لہٰذا آج مرجھائے ہوئے لوگ اور مایوس حکمران اور مایوس دانشوروں کا طبقہ جو امریکی غلامی کا سبق اس ملت کی غیرت مند قوم کو دینا چاہتے ہیں۔ وہ دن آئے گا ان کو سر چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی، پشیمان ہوں گے، ان کو شرمندگی ہو گی۔

﴿امریکی سازشیں جھاگ، اسلام زمین کا وارث﴾

اس واسطے کہ ربّ ذوالجلال کا فیصلہ ہے۔

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ

﴿پارہ ۱۳ سورۃ الرعد آیت ۱۷، ۱۸﴾

تو جھاگ تو سمٹ کر دور ہو جاتا ہے اور وہ جو لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے جب سیلاب آتا ہے تو اوپر جھاگ ہوتی ہے نیچے پانی ہوتا ہے دیکھنے والوں کو جھاگ نظر آتا ہے پانی نظر نہیں آتا پانی یہ جھاگ غالب ہے۔

جھاگ اوپر ہے پانی نیچے ہے۔ جھاگ باطل ہے پانی حق ہے۔

قرآن کہتا ہے۔

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً

وقت آئے گا جھاگ اڑ جائے گا اور پانی پھر بھی باقی رہ جائے گا۔

اس واسطے آج مغرب کی حرکتیں اور انکے کرتوت اور انکی دہشت گردی اور مسلم علاقوں کے حملے یہ ساری چیزیں سوائے جھاگ کے انکی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

اسلام خاموش پانی ہے وہ زمین کا وارث ہے، جو انسانیت کیلئے مفید ہے جو

قیامت تک کیلئے انسان کو نوازنا چاہتا ہے۔

لہٰذا کوئی جھاگ کو دیکھ کر جھاگ کا کلمہ نہ پڑھے اور جھاگ کو دیکھ کر کوئی جھاگ کی غلامی نہ کرے امریکہ جھاگ، برطانیہ جھاگ، اسرائیل جھاگ، بھارتی سازشیں سب جھاگ ہیں۔

جو حقیقت ہے پانی وہ مسلمان ہے وہ اسلام ہے (ان شاء اللہ)

آسماں ہوگا سحر کے نور سے آئینہ پوش
پھر ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی

پھر دلوں کو یاد آجائے گا پیغام سجود
پھر جبیں خاک حرم سے آشنا ہو جائے گی

شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے

پاکستان کا معنیٰ ومفہوم آپ نے پڑھا یہ اسکی پہلی قسط ہے۔

اور آپکو افسوس ہوگا کہ زندگی پاکستان میں گذر جائے اور پاکستان کا معنیٰ ہی نہ آتا ہو، پاکستان کا مفہوم ہی نہ آتا ہو۔ اسواسطے گلی گلی، محلے محلے یہ پیغام پہنچانے کی ضرورت ہے ہر جگہ اس کو High light کرنے کی ضرورت ہے۔

چونکہ ہم پاکستان سے پیار کرتے ہیں کہ اس میں اسلام کی تعلیمات کا عکس ہمیں نظر آتا ہے ہمارے اسلاف نے محنت کی پھر یہ پاکستان بنا یہ چلتا پھرتا ہمارا نظریہ ہے۔ دنیا کے ناموں کے اندر یہ نام ہی اسلام کی تبلیغ ہے۔

ان صدیوں میں آج بھی لوگوں کو بتا رہا ہے۔ اسلام زندہ دین ہے۔ اسلام زندہ مذہب ہے اسواسطے کہ پاکستان کا لفظ ہی اس چیز کو واضح کر رہا ہے۔ اتنی صدیوں کے گزرنے کے باوجود حضرت محمد عربی ﷺ کے متوالوں نے اٹھ کر باطل کو تہہ وتیغ کیا اور اسکے تخت و تاج کو پھینک دیا، استعمار کی دوڑیں لگوادیں اور سامراج کو بھاگنے پہ مجبور کردیا، ہندو دھرم کو ناکو چنے چبوا کر ان آخری عہود میں بھی ان غلاموں نے اپنا لوہا منوایا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی نسبت کل بھی نواز رہی تھی اور آج بھی غلاموں کو نواز رہی ہے میری دعا ہے کہ

خدا کرے نہ خم ہو سرِ وقارِ وطن
اور اسکے حسن کو اندیشہ ماہ وسال نہ ہو
یہاں جو پھول کھلیں وہ کھلتے رہیں برسوں
یہاں خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو

وَآخِرُ دَعْوٰیٰ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

عجم ہنوز نداند رموزِ دیں، ورنہ
زدیوبند حسین احمد! ایں چہ بوالعجبی است

سرود بر سرِ منبر کہ ملت از وطن است
چہ بے خبر ز مقامِ محمدِ عربی است

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی، تمام بولہبی است

شاعرِ مشرق

علامہ محمد اقبال: ارمغانِ حجاز، ص ۶۲

لمحۂ فکریہ

14 اگست ہمارے اسلاف کی بے مثال قربانیوں کی یادگار اور وطنِ عزیز کا یوم آزادی ہے جسے حاصل کرتے وقت ہم نے نعرہ لگایا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا! لا الہ الا اللہ یہ جذبہ اتنا طاقت ور اور سچا تھا کہ انگریزوں کی مکروہ چال اور ہندوؤں کی منافقت کے باوجود پاکستان دنیا کے نقشے پر اُبھر آیا قوم کی مائیں، بہنیں اور بیٹیاں ننگے سر اور ننگے پاؤں ہجرت کر کے سرزمین پاکستان پر پہنچیں۔

یہ انتہا کے کربناک حالات تھے۔ یہ تمام قربانیاں آزاد وطن کے حصول کیلئے تھیں۔ کہ جہاں ہم آزادی سے سانس لے سکیں گے اور بطور مسلمان اپنی مذہبی روایات کو احسن طریقے سے ادا کریں گے پاکستان ہمارے خوابوں کی تعبیر ہے یہ خواب برصغیر کے مسلمانوں نے دیکھا جسے قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی ولولہ انگیز قیادت نے حقیقت کا روپ دیا اور اس پاکستان کو کامیابی سے چلانے کیلئے جن اصولوں کو اپنانے کا حکم دیا تھا ہم نے اسے بھلا دیا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم آج پستیوں میں ڈوبتے جارہے ہیں۔ ہمارے بزرگوں کا خیال تھا کہ ہم آزاد قوم کے طور پر مذہبی بنیادوں پر اپنے وطن پاکستان میں ترقی کریں گے مگر آج افسوس سے کہنا پڑتا ہے جو چیز حصول پاکستان کی بنیاد تھی وہ ہمارے نوجوانوں میں ہمارے معاشرے کی اصناف نازک میں نظر ہی نہیں آتی۔

14 اگست ہی کو دیکھو جو اسلاف کی یاد لے کر آتا ہے۔ ہمارا معاشرہ سڑکوں پر ڈھول ڈھمکوں میں اور ناچ گانوں میں ان یادوں اور قربانیوں کو مسل رہا ہوتا ہے گلی

محلوں میں سڑکوں پر بازاروں میں بے حیائی فحاشی عریانی اور غیر قانونی جان لیوا رسومات کی ادائیگی۔

پاکستان کی بنیادوں میں خون شامل کرنے والوں کی قربانیاں سوال کرتی ہیں۔کہ کیا اس لیے یہ ملک حاصل کیا تھا۔آج اخبارات دیکھیں تو حادثات سے بھرے پڑے ہیں۔اتنے نوجوان ون ویلنگ کرتے ہوئے حادثے کا شکار ہوتے ہیں۔کتنے ناچتے ہوئے حادثات کا شکار ہوتے ہیں گویا کہ پاکستان کی تاریخ میں 14 اگست جو خوشی سے لبریز ہوکر آتا ہے وہ سوگ میں ڈوب کر واپس جاتا ہے۔پاکستان کے حصول کا یہ مقصد نہیں تھا کہ جس روش پر ہم چل رہے ہیں۔

آج حقیقی مقصد کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے جس میں پاکستان کی بقاء اور ترقی پوشیدہ ہے اور یہ مقصد ہمیں نظام مصطفےٰ ﷺ کے سائے سے ہی میسر آسکتا ہے۔

لہٰذا پاکستان کے ہر باشندے کو ہر لمحہ اس مقصد کے نفاذ کی خاطر کوشاں رہنا چاہیے اللہ عزوجل ہم سب کو وطن عزیز کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)